S_1999_4_458_462

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4ایس سی آر

منوہر ایم۔گلانی

بنام۔

اشوک این۔ادوانی

17نومبر1999

جی۔بی۔پٹنائک اور آر۔پی۔سیٹھی، جسٹسز

بھارت کا آئین 1950 / ضابطہ فوجداری ، 1973: آرٹیکل 226 / دفعہ 482- گجرات میں ماتحت عدالت کے کام کاج میں بدنامی-دائر کی گئی مفادِ عامہ کی عرضی-عدالت عالیہ نے نوٹس لیا اور تحقیقات کی ہدایت دی-شکایات کو کالعدم قرار دینے کے لیے دائر کی گئی اسی طرح کی شکایات میں ملزم افراد-عدالت عالیہ نے شکایات کو کالعدم قرار دے دیا اور مفادِ عامہ کی عرضی کو بھی مسترد کر دیا-منعقد ہوئی، غیر معمولی دائرہ اختیار کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ خود شروع کی گئی ضمنی کی کارروائی میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

مجموع ضابطہ فوجداری، 1973: دفعات 195 اور 482-ملزم افراد کے خلاف اپیل کنندگان کی طرف سے دائر شکایات-اپیل کنندگان کے خلاف جھوٹی شکایات درج کرنے کا الزام-عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کی گئی شکایات-عدالت عالیہ مبینہ کو کالعدم قرار دے دیا-اپیل پر-منعقد ہوا، عدالت عالیہ کو تفصیل سے بحث کرنے میں جائز نہیں ٹھہرایا گیا۔کیس کی خوبیوں اور اس نتیجے پر پہنچنا کہ دفعات 195 ایک رکاوٹ ہوگی۔

اپیل کنندہ/ شکایت کنندہ نے شکایت درج کروائی جس میں الزام لگایا گیا کہ ملزم کے کے نے حصص اور اسٹاک میں پیسہ لگایا تھا، جب اسٹاک ایکسچینج میں حصص مارکیٹ کریش ہوئی۔تاہم، کے کے نے اپیل کنندہ کو ذمہ دار ٹھہرایا اور اس پر نقصان کی تلافی کے لیے دباؤ ڈالا، اور اس کے انکار پر کے کے نے اپیل کنندہ اور اس کے اہل خانہ کے خلاف مختلف مقامات پر جھوٹی فوجداری شکایات درج کروائیں جس کے مطابق اپیل کنندہ اور اس کے اہل خانہ کو گرفتار کر کے جیلوں میں بند کر دیا گیا۔یہ بھی مبینہ گیا کہ کے کے نے دھمکی دی کہ ضمانت پر رہا ہونے کی صورت میں انہیں ملزم بنائے جانے کے بعد کسی اور معاملے میں گرفتار کر لیا جائے

گا۔مقامی پریس نے اس واقعے کی کوریج کی اور ریاست گجرات کے ڈاکور میں عدالت میں کیے جانے والے پورے اسکینڈل کو بے نقاب کیا۔اخبار میں یہ انکشاف ہوا کہ مذکورہ عدالت سے محض پوچھنے پر کسی کے بھی خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے جا سکتے ہیں۔پورے واقعہ کے بارے میں معلوم ہونے پر ایک سماجی کارکن نے گجرات کی عدالت عالیہ میں مفادِ عامہ کی عرضی دائر کی۔عدالت عالیہ نے پولیس کے ڈی جی کو تحقیقات کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔عدالت عالیہ کے سامنے متعدد رپورٹیں پیش کی گئیں جس نے اپیل کنندہ کے مطابق اس کے خاندان کے افراد کی بے گناہی کو ثابت کیا۔جب شکایات کی تحقیقات کی جا رہی تھیں تو مذکورہ مفادِ عامہ کی درخواست زیر التواء، شکایت کے معاملے میں ملزم افراد نے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔عدالت عالیہ نے مذکورہ دو شکایات اور زیر التواء مفادِ عامہ کی درخواست کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔اس لیے موجودہ اپیلیں۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے ایف آئی آر اور مفادِ عامہ کی درخواست کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا جس میں خود عدالت عالیہ نے تحقیقات کی ہدایت کی تھی۔یہ دعوی کیا گیا کہ ملزم افراد کی طرف سے کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور شکایت کنندگان کو بے جا ہراساں کرنے کے پیش نظر، اس نتیجے پر شکایات کو کالعدم نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دفعہ 195 آگے بڑھنے کے لیے رکاوٹ ہوگی۔جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ شکایت کے مختلف موضوعات کی پہلے ہی تفتیش کی جا رہی ہے اور اس لیے مزید تفتیش کی اجازت دینا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا۔تاہم، جواب دہندگان نے مفادِ عامہ کی عرضی کو کالعدم قرار دینے کے عدم جواز کو قبول کر لیا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1 جہاں تک مفادِ عامہ کی درخواست کا تعلق ہے، نہ صرف دونوں فریقوں کے وکیل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اسے الگ نہیں کیا جانا چاہیے تھا بلکہ یہ سمجھنا بھی مشکل ہے کہ غیر معمولی دائرہ اختیار کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ مفادِ عامہ میں دائر درخواست میں خود عدالت عالیہ کی طرف سے شروع کی گئی یک جدی کی کارروائی میں کیسے مداخلت کر سکتی ہے۔اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا کہ حقائق سے ریاست گجرات میں کسی ماتحت عدالت کے کام کاج میں سنگین اسکینڈل کا انکشاف ہوا ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے معاملے کا نوٹس لیا اور تحقیقات کرنے کی ہدایت کی، اور مذکورہ تحقیقات کی بنیاد پر، عدالت عالیہ کے لیے ضروری ہدایات جاری کرنا کھلا تھا اور اس مرحلے پر متنازعہ حکم سامنے آیا ہے۔مذکورہ بالا مفادِ عامہ کی درخواست کو کالعدم قرار دینے والا متنازعہ فیصلہ غلط ہے اور اس لیے اسے کالعدم قرار دیا جاتا

ہے۔(462-بی-ڈی)

2. جہاں تک مستغیث کی طرف سے درج کی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر شکایات کو کالعدم قرار دینے اور تفتیش کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے معاملے کی خوبیوں پر تفصیلی بحث کر کے اور اس نتیجے پر پہنچنے میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا کہ دفعہ 195 ایک رکاوٹ ہوگی۔ عدالت عالیہ کے لیے مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچنا قبل از وقت تھا اور منظور کیے گئے احکامات کی وجہ سے کئی سنگین الزامات کی تحقیقات کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ لہذا، دونوں شکایات کو کالعدم قرار دینے کے احکامات اور اس کے تحت کی گئی تحقیقات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔(462-ای، ایف)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار :1999 کی فوجداری اپیل نمبر۔1211-16۔

1994 کی سی آر ایل ایم اے نمبر 751، 933/95، ایس سی آر اے نمبر 372، 436، 527/95، ایس سی اے نمبر 13258۔ میں گجرات عدالت عالیہ کے 14.8.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے گوپال سبرامنیم، کوین گلتی، ڈی۔ایم۔گلانی اور پرشانت کمار۔

آر۔سندراورڈن، آر۔پی۔بھٹ، کے۔جی۔شاہ، آر۔این۔کیشوانی، چندر کانتا نائک، رام لال رائے، (چیراگ ایم شراف) ایم۔این۔شراف کے لیے، ایس۔ایچ۔راپچورا، ایچ۔اے۔راپچورا، ہریش۔جے۔جھاویری اور محترمہ ہیمنتیکا وہی جواب دہندگان کے لیے

(ایس۔ایم۔جادھو) مسز وی ڈی کھنہ کے لیے اور آر۔بی۔مشرا مدعا علیہ نمبر 10 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں گجرات ہائی کورٹ کے شکایات کو منسوخ کرنے کے ساتھ ساتھ پولیس اسٹیشنوں کی طرف سے کی گئی مزید تفتیش اور فوجداری متفرق درخواست نمبر 5722 آف 1994 میں تمام کارروائیوں کو ایک طرف رکھنے کے حکم کو بھی ان اپیلوں میں چیلنج کیا جا رہا ہے، شکایت کنندہ کے کہنے پر۔ یہ شکایات ریاست گجرات کے ضلع کھیڑا کے ڈکور کورٹ میں پیش آنے والے مذموم واقعے کا نتیجہ ہیں۔ اخبار میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ مذکورہ عدالت سے کسی کے خلاف بھی وارنٹ جاری کیے جا سکتے ہیں۔ ڈکور کی مذکورہ عدالت سے محض مانگنے اور درحقیقت جسٹس ایم ایل پینڈسے کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کیے گئے تھے۔، بمبئی ہائی کورٹ کے اس وقت کے قائم مقام چیف جسٹس۔ اب تک جن شکایات کو گجرات ہائی کورٹ نے خارج کر دیا ہے، ان میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ شکایت کنندہ کا خاندان ملزم، مسٹر کشور کیسوانی کے رابطے میں آیا تھا، جس

کے پاس بہت سیاسی اثر ورسوخ تھا۔کشور کیسوانی نے حصص اور اسٹاک میں پیسہ لگایا تھااور جب ممبئی اسٹاک ایکسچینج میں شیئر مارکیٹ کریش ہوئی تو کئی ڈپازٹرز/سرمایہ کاروں کونقصان پہنچا۔تاہم شری کیسوانی نے شکایت کنندہ کو ذمہ دار ٹھہرایا اور اس پرنقصان کی تلافی کے لیے دباؤ ڈالا۔شکایت کنندہ دباؤ کے سامنے نہیں جھکا، شری کیسوانی نے شکایت کنندہ اور اس کے خاندان کے افراد کے خلاف مختلف مقامات اور الہاس نگر میں جھوٹی فوجداری شکایات درج کروائیں۔ وہ شکایت کنندہ اور اس کے اہل خانہ اور شکایت کنندہ کے خلاف وارنٹ گرفتاری حاصل کرنے میں بھی کامیاب رہا۔اس کے خاندان کے افراد کوگرفتار کر کے مختلف تھانوں اور جیلوں میں بند کردیا گیا۔شکایت میں مزید الزام لگایا گیا کہ جس لمحے شکایت کنندہ یا اس کے خاندان کے کسی فرد کو کسی ایک مقدمے میں ضمانت پر رہا کیا جائے گا،انہیں کسی اور مقدمے میں ملزم بنا کر گرفتار کرلیا جائے گا۔شکایت کنندہ نے مقامی پریس کا سہارالیا۔ممبئی کے رپورٹر نے ڈکور کی عدالت میں ہونے والے اس پورے سکینڈل کو بے نقاب کیا۔ایک سماجی کارکن کو جب اخبار سے اس پورے واقعہ کا علم ہوا تو اس نے مفاد عامہ میں گجرات ہائی کورٹ میں ایک تحریری درخواست دائر کی جسے بطور خصوصی درج کیا گیا۔دیوانی درخواست نمبر 13258 آف 1994،اور اس درخواست میں حکومت گجرات اور بار کونسل آف گجرات کو مناسب ہدایات دینے کی استدعا کی گئی تھی۔ مفاد عامہ کی مذکورہ درخواست پر ہائی کورٹ نے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو انکوائری کرنے کا حکم دیا۔اور رپورٹ جمع کروائیں۔ گجرات ہائی کورٹ میں متعدد رپورٹیں پیش کی گئیں جن کے مطابق شکایت کنندہ نے اس کی بے گناہی اور اس کے خاندان کے افراد کی بے گناہی کو ثابت کیا جنہیں جھوٹی اور غیر سنجیدہ فوجداری کارروائیوں کے ذریعے غیر ضروری طور پر ہراساں کیا جا رہا تھا۔فریق نے کارروائی کرتے ہوئے ضلع کھیڑا کے ڈاکور کورٹ میں جوڈیشل مجسٹریٹ کو معطل کردیا اور زیرالتوا مفاد عامہ کی عرضی پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔اس مرحلے پر جب شکایت کنندہ کی طرف سے شکایات درج کرائی گئیں جن کی تفتیش کی جارہی تھی،ملزمان کے نام سامنے آئے۔شکایت کنندہ کے معاملے میں ہائی کورٹ میں چلے گئے اور ہائی کورٹ نے غیر قانونی حکم کے ذریعے دونوں شکایات کے ساتھ ساتھ مفاد عامہ کی درخواست کو بھی منسوخ کردیا جو اس کے سامنے زیرالتوا تھی اور اس لیے موجودہ اپیلیں

مستغیث کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر گوپال سبرامنیم نے کہا کہ عدالت عالیہ نے ایف آئی آرز کے ساتھ ساتھ زیرالتواء مفادِ عامہ کی عرضی کو کالعدم قرار دینے میں واضح طور پر اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا،جس کے تحت کچھ انکوائریوں کی ہدایت خود عدالت عالیہ نے کی تھی،اس نتیجے پر کہ دفعہ 195 اپنی طرف متوجہ ہوگی۔سبرامنیم کے مطابق،ملزم افراد اور شکایت کنندگان کی طرف سے مبینہ طور پر بے ضابطگیوں

کا ارتکاب کیے جانے اور ملزم افراد کی طرف سے بے جا ہراساں کیے جانے کے بعد، عدالت عالیہ تحقیقات کا گلا نہیں دبا سکتی تھی اور اس نتیجے پر کارروائی کو کالعدم قرار دے سکتی تھی کہ دفعہ 195 آگے بڑھنے کے لیے رکاوٹ ہوگی۔ مسٹر گوپال سبرامنیم کے مطابق، ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 کے تحت پابندی کو اس مرحلے پر لگایا جا سکتا ہے جب عدالت جرم کا نوٹس لے اور موصولہ معلومات کی بنیاد پر تحقیقات کو کالعدم نہیں کیا جا سکتا اور اس مرحلے پر کسی تفتیشی ایجنسی کو تحقیقات کے ساتھ آگے بڑھنے سے نہیں روکا جا سکتا، خاص طور پر جب الزامات سنگین اور سنگین ہوں۔ دوسری طرف مدعا علیہان کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ مستغیث کے مختلف موضوعات کی پہلے ہی تفتیش کی جا رہی ہے اور اس لیے اگر مزید تفتیش یا شکایت کی اجازت دی جائے تو یہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا۔ تاہم، جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا کہ عدالت مفادِ عامہ کی درخواست کو کالعدم قرار دینے میں جائز نہیں تھی جسے 1994 کے سی آر نمبر 211 میں 1994 کی فوجداری متفرق درخواست نمبر 5722 کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

جہاں تک مفاد عامہ کی عرضی کا تعلق ہے، نہ صرف دونوں فریقوں کے وکیل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اسے الگ نہیں کیا جانا چاہیے تھا بلکہ ہم یہ بھی سمجھنے میں ناکام رہے کہ عدالت عالیہ غیر معمولی دائرہ اختیار کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مفادِ عامہ میں دائر درخواست میں خود عدالت عالیہ کی طرف سے شروع کی گئی مشترکہ کارروائی میں کیسے مداخلت کر سکتی ہے۔ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا کہ حقائق سے ریاست گجرات میں کسی ماتحت عدالت کے کام کاج میں سنگین اسکینڈل کا انکشاف ہوا ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے معاملے کا نوٹس لیا اور تحقیقات کرنے کی ہدایت کی، اور مذکورہ تحقیقات کی بنیاد پر، عدالت عالیہ کے لیے ضروری ہدایات جاری کرنا کھلا تھا اور اس مرحلے پر متنازعہ حکم سامنے آیا ہے۔ ہماری غور طلب رائے میں، مذکورہ بالا مفادِ عامہ کی عرضی کو کالعدم قرار دینے والے متنازعہ فیصلے کا حکم غلط ہے اور اس لیے ہم مذکورہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ عدالت میں پیش کی گئی رپورٹوں کی بنیاد پر عدالت عالیہ کے ذریعے مفادِ عامہ کی عرضی پر غور کیا جائے اور جو بھی عدالت مناسب سمجھے اسے مناسب ہدایات دی جائیں۔

جہاں تک مستغیث کی طرف سے درج کی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر شکایات کو کالعدم قرار دینے اور تفتیش کا تعلق ہے، ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے اس میں مداخلت کرنے اور معاملے کی خوبیوں پر تفصیلی بحث کے ذریعے کارروائی کو کالعدم قرار دینے میں اور اس نتیجے پر پہنچنے میں کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 ایک رکاوٹ ہوگی، جواز نہیں پایا۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کے لیے مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچنا قبل از

وقت تھا اور منظور کیے گئے احکامات کی وجہ سے کئی سنگین الزامات کی تحقیقات کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ لہذا ہم دونوں شکایات اور اس کے تحت کی گئی تحقیقات کو کالعدم قرار دینے کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ وہ مقدمات قانون کے مطابق آگے بڑھ سکتے ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دینا خوبیوں کے بارے میں ہماری رائے کے اظہار کے مترادف نہیں ہے اور اس لیے ملزم تکلیف محسوس نہیں کر سکتا اور اس کا کوئی مناسب مداوا کرنے کا حقدار ہے جو کہ قانون کے تحت ان کے لیے دستیاب ہے۔

مذکورہ بالا قیود میں فوجداری اپیلوں کی اجازت ہے۔

آر۔سی۔کے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔